

پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ انعام و تقسیم سے مرکز اور صوبوں میں غلط حکومتیں قائم ہو سکیں گی۔ برسرِ اقتدار جماعتیں کا راجہ حکومت کے علاوہ سیاست میں بھی مل جل کر کام کریں گی۔ مفتی محمود نے مزید کہا کہ برسرِ اقتدار جماعتوں میں دراصل اختلاف نہیں بلکہ محض عدم اعتماد کی فضا موجود ہے۔ (نوائے ذلت)

برسرِ اقتدار جماعتوں کا یہ دفاعی اگر دیرپا ثابت ہوتو ہمیں یقین ہے، خوش آئند ثابت ہو گا۔ ہم چاہتے ہیں کہ برسرِ اقتدار جماعتیں ..... اس دائرہ کو اور وسعت دیں تاکہ دائیں بازو کی دوسری جماعتیں بھی مشترک اقتدار میں کم از کم ایک دوسرے سے تعاون جاری رکھ سکیں۔ بہر حال ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں بشرطیکہ یہ دو طاقتوں میں سرخی حرام ہونے والی بات پر نتیجہ نہ ہو جیسا کہ قوی اندیشہ ہے۔ کیونکہ تینوں کی راہیں اور دلچسپیاں جدا جدا ہیں۔ پیپلز پارٹی کے سامنے اپنے اقتدار کو طول دینے کے سوا جماعتی حیثیت میں اور کوئی متعین منزل نہیں ہے۔ جمعیت کے سامنے منزل ہے لیکن خفیت کے فروغ اور مرکز میں شرکت کی حد تک، رہی نیپ، سوا اس کے پاس سوشلزم کی درانتی ہے۔ بہر حال درانتی کا کھیت کبھی بھی ہر انہیں ہوا اس کے علاوہ اس اشتراک سے پیپلز پارٹی گھاٹے میں رہے گی۔ کیونکہ نیپ کے دونوں صوبوں میں پیپلز پارٹی کی کھیت کے امکانات کم ہیں۔ ہاں پنجاب اور سندھ میں دلی خاں کے پلنے کے امکانات زیادہ ہیں، گو کہ یہ اشتراک پیپلز پارٹی کی موت کے پر دانے پر دستخط ہیں۔ ہاں اگر اس اشتراک کے ذریعہ دوسری جماعتوں کو دبانے یا شکار کرنے کا ذریعہ نیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ ان کو ذاتی فائدہ حاصل ہو لیکن مزعوم جمہوریت پر روانہ نہیں چڑھ سکے گی۔

(۵)

گزشتہ ریاں شروع ہو گئی ہیں۔ کچھ رہنما گرفتار ہو گئے ہیں کچھ تیار بیٹھے ہیں۔ غور فرمائیے۔ ایک جمہوری ملک کے آزاد شہریوں اور رہنماؤں کا اگر تناثر اور احساس ہو کہ سد تیار رہو تو وہ جمہوریت کیا ہوتی، جمہوریت کا واہمہ ہے۔

جو بھی پارٹی برسرِ اقتدار لاتی ہے اس نے اپنے تحفظ کے لیے مخالفوں کی ناکہ بندی کو ہی دو تصور کیا ہے حالانکہ یہ دو انہیں بد پرہیزی ہوتی ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی مثبت اور عوامی پروگرام ہے تو اس کی بسملہ کیجئے! دیکھنے کے بعد عوام کسی کی ہوائی تقریروں کے بھرے میں آئیں، نامکمل ہے بلکہ مشاہدہ کے بعد عوام آپ کی طرف سے خود ہی دفاع کریں گے۔ گھبراہٹیں نہیں ہست سے کام لیں۔ اگر آپ مخلص